احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 7 جنوری 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 7 جنوری 2002ء 22 شوال 1422 ہجری - 7 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 6

صاحب کوثر

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

میں تم سے کچھ پہلے دنیا سے جا رہا ہوں تا کہ تمہاری بہتری کا سامان کروں- میں تمہارا نگران بھی ہوں- خدا کی قسم وہ جگہ مجھے نظر آ رہی ہے جہاں میں حوض کوثر کے کنارے کھڑا ہوں گا- مجھے زمین کے خزانوں بلکہ کل عالم کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں-

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا حدیث نمبر 4248)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مراتب قرب ومحبت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں- سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس محرور سے ہو سکیں- لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو- اس درجہ کی محبت پر جب خدا تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر روح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت واطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں-

دوسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو اس قدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی- فقط ایک چمک ہوتی ہے جس کو روح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے-

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبت الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے- اور اس کے تمام اجزاء اور تمام رگ و ریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم واکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتش محبت الٰہی لوح قلب انسان کو نہ صرف ایک چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے ارد گرد کو روز روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفات کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتش افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑنے سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو روح امین کے نام سے بولتے ہیں- کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقت وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصور نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے- کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہا درجہ کی تجلی ہے- اور اس کو رأیٰ مارأیٰ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے- کیونکہ اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور وہم وگمان سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دنیا میں صرف ایک ہی انسان کو ملی جو انسان کامل ہے- جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے- اور دائرہ استعدادات بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائش الٰہی کے خط ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے- جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے- حکمت الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سی ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم-

(توضیح مرام- روحانی خزائن جلد 3 ص 63-64)

محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال وفات پا گئے

احباب جماعت کو افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم محترم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال وصنعت وتجارت مورخہ 4 جنوری 2002ء صبح ساڑھے سات بجے بعمر 81 سال 4/35 فیکٹری ایریا ربوہ میں رحلت فرما گئے- اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی- جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے- آپ موصی تھے- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی-

محترم چوہدری عزیز احمد صاحب 10 دسمبر 1921ء کو کنیاں خورد- جالندھر میں پیدا ہوئے- 1936ء میں طالب علمی کے زمانہ میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی تو والد نے گھر سے نکال دیا- آپ نے انتہائی جواں مردی سے مخالفت اور مشکلات ومصائب کا مقابلہ کیا- اور قادیان چلے گئے- 1956ء میں آپ کے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی-

جالندھر کالج سے B.A کرنے کے بعد آپ نے زندگی وقف کر دی- آپ کی پہلی تقرری صدر انجمن احمدیہ میں 17 دسمبر 1944ء کو بطور ہیڈ کلرک ہوئی- اور یکم اکتوبر 1945ء کو قائمقام محاسب مقرر ہوئے- 16 فروری 1949ء کو محاسب کے طور پر تقرر ہوا- 2 جون 1952ء کو نائب ناظر مال مقرر ہوئے- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1952ء میں صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے والے نوجوانوں کے بارے میں ارشاد فرمایا "عزیز احمد واقف زندگی ہے- وہ بھی خوب کام کر رہا ہے- تعریف کے قابل ہے-"

1952ء میں آپ شدید بیمار ہو گئے- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر بغرض علاج صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے-

13 اکتوبر 1962ء کو بطور قائمقام ناظر دیوان دو ماہ کام کیا- 29 مئی 1967ء سے ایڈیشنل ناظر

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

11

پر حکمت نصائح

ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حضرت ابو بکرؓ کا شوق تبلیغ

ایک روز حضور اکرمؐ سے اجازت لے کر حضرت ابو بکرؓ سر عام تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ آپ اس کا انجام جانتے تھے لیکن آپ نے سوچ لیا تھا کہ جو بھی ہو سچ کا پیغام ضرور مکہ کے لوگوں تک پہنچائیں گے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک مجمع عام میں کفار اور مشرکین کو خدا تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا۔ آپ کے منہ سے خدائے واحد کے حق میں اور اپنے بتوں کے خلاف دلائل سن کر، مجمع بے قابو ہو گیا۔ وہ آپ پر ٹوٹ پڑے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ آپ کو مارنا شروع کر دیا اور اتنا مارا کہ آپ کے قبیلے کے لوگ جو بظاہر مشرک تھے ان سے آپ کی یہ حالت برداشت نہ ہو سکی اور انہوں نے قومی غیرت کی وجہ سے آپ کو عام لوگوں کے پنجے سے چھڑایا اور زخمی ابو بکر کو گھر پہنچا دیا۔ لیکن یہ تکلیف آپ کے عزم و ہمت میں ذرا بھی لڑکھڑاہٹ پیدا نہ کر سکی اور آپ نے گھر پہنچ کر اپنے گھر والوں کو تبلیغ اسلام شروع کر دی۔ آپ کی والدہ اور والد آپ کی حالت پر حیران تھے وہ کبھی آپ کے زخموں کو دیکھتے اور کبھی آپ کی باتوں کی طرف متوجہ ہوتے اور تب آپ کی والدہ اپنے بیٹے کی اسلام کے ساتھ اس محبت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔ ان کی مامتا نے جوش مارا اور اگلی صبح ہی وہ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اسلام قبول کر لیا۔

(اصابہ جلد 8 صفحہ 229)

سفید پرندے کا شکار

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق مسیح موعود فرماتے ہیں:

لندن پہنچنے پر ایک انگریز کو (دعوت الی اللہ) کرنے کی توفیق ہوئی جس کا انگریزی نام مسٹر جان سپرو تھا۔ اور وہ ہماری (دعوت الی اللہ) سے (احمدی) ہوا۔ اور بیعت کا خط حضرت مصلح موعود کی خدمت اقدس میں بھیج دیا گیا۔

انگریزی میں سپیرو چڑیا کو کہتے ہیں۔ سپرو کے (احمدی) ہونے سے حضرت مسیح موعود کی یہ رویا ظاہری لفظوں میں بھی پورا ہوا۔ جس میں حضور نے دیکھا تھا کہ آپ سفید پرندوں کا شکار کر رہے ہیں۔

(صادق بیتی ص 23)

ظہر میں دشمن اور عصر کے وقت حلقہ غلامی میں

حضرت چوہدری محمد علی خاں صاحب اشرف ہیڈ ماسٹر بیرام پور (وفات 16۔ جون 1970ء) کے قلم سے ایک انقلاب آفریں واقعہ جو حضرت مسیح موعود کے وعظ و تلقین اور قوت جاذبہ کا اعجاز تھا اور حاضرین مجلس کے ایمانوں میں غیر معمولی اضافہ کا موجب ہوا۔

حضرت اشرف فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ نماز ظہر کے وقت حضرت اقدس بیت مبارک سے متصل ایک صحن میں حلقہ احباب میں تشریف فرما تھے کہ ایک کٹر مخالف نوجوان دنیاوی آرائش میں پرفیکٹ جنٹلمین حلقہ کے ارد گرد نہایت تنفرانہ اور متکبرانہ انداز سے منہ ہی میں گا رہا تھا دھیمی آواز سے۔ حضرت اقدس کے خلاف بے ہودہ کلمات گنگناتا ہوا منڈلاتا پھرتا تھا جسے حضرت کے پاس ادب کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکتے تھے۔ وہ اپنا کام برابر کئے جاتا تھا۔

مگر خدا کی قدرت کے قربان جایئے بوقت عصر بطیب خاطر اپنی خوشی سے بیعت کر رہا تھا''

(الحکم 28۔ جنوری 1935ء)

ہمدردانہ سلوک

داعیان الی اللہ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اشد ترین مخالفین کے ساتھ بھی ہمدردانہ سلوک کریں۔

مولانا قمر الدین صاحب فاضل (پہلے صدر خدام الاحمدیہ) کے والد ماجد حضرت منشی خیر دین صاحب سیکھوانی (بیعت 23۔ نومبر 1889ء وفات 17۔ مارچ 1949ء) نے قادیان دارالامان میں ایک مجلس کے دوران حضرت مسیح موعود کے اشد ترین مخالف مرزا نظام الدین صاحب کا حسب ذیل واقعہ بیان فرمایا:۔

''جب مرزا نظام الدین صاحب کا بڑا لڑکا مسمی دل محمد فوت ہوا تو ہم تینوں بھائی تعزیت کے لئے ان کے پاس گئے تو ان کی حالت سخت صدمہ رسیدہ تھی۔ دل محمد کا ذکر کرتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس اثناء میں حضرت مسیح موعود کا ذکر کرنے لگے کہ دل محمد کی بیماری کے دوران میں مجھ سے بے حد ہمدردی سے پیش آتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اور طبی امداد بروقت بھیجتے رہے ہیں''۔

(الحکم 7۔ اپریل 1937ء)

آسمانی جماعت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سلسلہ احمدیہ کے نظام مالیات کی بنیادی اینٹیں - تائید حق کی شاخیں

حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی مالی تحریکات

یہ دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے - جو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قسط سوم

16- مدرسہ قادیان کے لئے ماہانہ چندہ

حضرت اقدس نے 16- اکتوبر 1903ء کو قادیان کے مڈل سکول کی اعانت کے لئے باقاعدہ ماہانہ چندہ کی تحریک کے لئے ایک اشتہار دیا جس میں تحریر فرمایا کہ:

علاوہ لنگر خانہ اور میگزین کے جو انگریزی اور اردو میں نکلتا ہے جس کے لئے اکثر دوستوں نے سرگرمی ظاہر کی ہے ایک مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے- اس سے یہ فائدہ ہے کہ نوعمر بچے ایک طرف تو تعلیم پاتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے سلسلہ کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں- اس طرح پر بہت آسانی سے ایک جماعت تیار ہو جاتی ہے بلکہ بسا اوقات ان کے ماں باپ بھی اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں- لیکن ان دنوں میں ہمارا یہ مدرسہ بڑی مشکلات میں پڑا ہوا ہے اور باوجودیکہ محبی عزیزی اخویم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اپنے پاس سے اسی روپیہ ماہوار دے کر اس مدرسہ کی مدد کرتے ہیں مگر پھر بھی استادوں کی تنخواہیں ماہ بہ ماہ ادا نہیں ہو سکتیں- صدہا روپیہ قرضہ سر پر رہتا ہے- علاوہ اس کے مدرسہ کے متعلق کئی عمارتیں ضروری ہیں- جو اب تک تیار نہیں ہو سکیں- یہ غم علاوہ اور غموں کے میری جان کو کھا رہا ہے- اس کی بابت میں نے بہت سوچا کہ کیا کروں- آخر یہ تدبیر میرے خیال میں آئی کہ میں اس وقت اپنی جماعت کے مخلصوں کو بڑے زور کے ساتھ اس بات کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اگر اس بات پر قادر ہوں کہ پوری توجہ سے اس مدرسہ کے لئے بھی کوئی ماہانہ چندہ مقرر کریں- تو چاہئے کہ ہر ایک ان میں سے ایک مستحکم عہد کے ساتھ کچھ نہ کچھ مقرر کرے جس کے لئے وہ ہرگز تخلف نہ کرے مگر کسی مجبوری سے جو قضاء و قدر سے واقع ہو-

اور جو صاحب ایسا نہ کر سکیں ان کے لئے بالضرورت یہ تجویز سوچی گئی ہے کہ جو کچھ وہ لنگر خانہ کے لئے بھیجتے ہیں اس کا چہارم حصہ براہ راست مدرسہ کے لئے نواب صاحب موصوف کے نام بھیج دیں- لنگر خانہ میں شامل کر کے ہرگز نہ بھیجیں بلکہ علیحدہ منی آرڈر کرا کر بھیجیں- اگرچہ لنگر خانہ کا فکر ہر روز مجھے کرنا پڑتا ہے اور اس کا غم براہ راست میری طرف آتا ہے اور میری اوقات کو مشوش کرتا ہے- لیکن یہ غم بھی مجھ سے دیکھا نہیں جاتا- اس لئے میں لکھتا ہوں کہ اس سلسلہ کے جوانمرد لوگ جن سے میں ہر طرح امید رکھتا ہوں وہ میری التماس کو ردی کی طرح نہ پھینک دیں اور پوری توجہ سے اس پر کاربند ہوں- میں اپنے نفس سے کچھ نہیں کہتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا تعالیٰ میرے دل میں ڈالتا ہے- میں نے خوب سوچا ہے اور بار بار مطالعہ کیا ہے- **میری دانست میں اگر یہ مدرسہ قادیان کا قائم رہ جائے تو بڑی برکات کا موجب ہو گا اور اس کے ذریعہ سے ایک فوج نئے تعلیم یافتوں کی ہماری طرف آ سکتی ہے**- اگرچہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اکثر طالب علم نہ دین کے لئے بلکہ دنیا کے لئے پڑھتے ہیں اور ان کے والدین کے خیالات بھی اسی حد تک محدود ہوتے ہیں مگر پھر بھی ہر روز کی صحبت میں ضرور اثر ہوتا ہے- اگر بیس طالب علموں میں سے ایک بھی ایسا نکلے جس کی طبیعت دینی امور کی طرف راغب ہو جائے اور وہ ہمارے سلسلہ اور ہماری تعلیم پر عمل کرنا شروع کرے تب بھی میں خیال کروں گا کہ ہم نے اس مدرسہ کی بنیاد سے اپنے مقصد کو پا لیا- آخر میں یہ بھی یاد رہے کہ یہ مدرسہ ہمیشہ اس سقم اور ضعف کی حالت میں نہیں رہے گا بلکہ یقین ہے کہ پڑھنے والوں کی فیس سے بہت سی مدد مل جائے گی یا وہ کافی ہو جائے گی- پس اس وقت ضروری نہیں ہو گا کہ لنگر خانہ کی ضروری رقوم کاٹ کر مدرسہ کو دی جائیں سو اس وسعت کے حاصل ہونے کے وقت ہماری یہ ہدایت منسوخ ہو جائے گی اور لنگر خانہ جو وہ بھی درحقیقت ایک مدرسہ ہے اپنے چہارم حصہ کی رقم کو پھر واپس پا لے گا- اور یہ مشکل طریق جس میں لنگر خانہ کو حرج پہنچے گا محض اس لئے میں نے اختیار کیا کہ بظاہر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر مدد کی ضرورت ہے شاید جدید چندہ میں وہ ضرورت پوری نہ ہو سکے- لیکن اگر خدا کے فضل سے پوری ہو جائے تو پھر اس قطع برید کی ضرورت نہیں- اور میں نے جو یہ کہا کہ **لنگر خانہ بھی ایک مدرسہ ہے یہ اس لئے کہا کہ جو مہمان میرے پاس آتے جاتے ہیں جن کے لئے لنگر خانہ جاری ہے وہ میری تعلیم سنتے رہتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری تعلیم سنتے ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا- اور ان کے دلوں کو کھول دے گا**''-

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 505 تا 507)

مدرسہ قادیان کے لئے عید فنڈ

یہاں یہ بتانا بھی مناسب ہو گا کہ حضرت اقدس کے اس اشتہار سے قریباً تین برس پیشتر جماعت احمدیہ میں مدرسہ قادیان کے طلبہ کے لئے ''عید فنڈ'' کی ایک نہایت اہم تحریک جاری ہو چکی تھی اور ملک کی جماعتوں میں اس کی گرمجوشی سے پذیرائی بھی ہو رہی تھی- ''عید فنڈ'' کے محرک کون تھے اور اس کا مقصد وحید کیا تھا؟ اس کا جواب حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے قلم سے ہدیہ قارئین کرتا ہوں- حضرت مولانا نے اخبار الحکم 24 نومبر 1900ء کے صفحہ 1-2 پر تحریر فرمایا کہ:-

''برادر عزیز مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی سے ازبسکہ مجھے دلی الفت ہے انہیں ذرا سا رنج ہو تو مجھے پہاڑ سا محسوس ہوتا ہے- میں بہت دنوں سے دیکھتا تھا کہ وہ مدرسہ کے قلت فنڈ کی وجہ سے بہت دردمند ہیں اور رات دن اسی ادھیڑ بن میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کیا تدبیر کریں کس بہی خواہ قوم کی جیب پر ہاتھ ماریں- اس تپش کی تسکین کے لئے آپ نے یہ تدبیر سوچی کہ مرزا خدا بخش صاحب کو کمیٹی کی طرف سے مختلف شہروں میں چندہ اکٹھا کرنے اور سوتوں کو جگانے کے لئے ایک ہفتہ میں روانہ کیا گیا- میں برادر ممدوح کے اس فکر اور گدازش کو دیکھتا اور خدا تعالیٰ کی طرف ہاتھ اٹھانے کے سوا کوئی چارہ سمجھ میں نہ آتا- خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہو میرے عزیز بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب بی- اے ٹیچر امریکن مشن سکول سیالکوٹ پر کہ ان کی ایک تجویز نے ہم دونوں غمخواروں دل فگاروں کے بوجھ کو ہلکا کر دیا- میں بہتر سمجھتا ہوں کہ اپنے مکرم دوست میر حامد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سیالکوٹ کا گرامی نامہ جو اس تجویز کے بارہ میں میری طرف آیا ہے الحکم میں درج کر دوں- میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اپنی طرف سے اس پر حواشی چڑھاؤں- یہ عملی تجویز اور نہایت مبارک تدبیر اپنے حسن و کمال کی آپ گواہ ہے- خدا تعالیٰ اس تجویز کی ابتداء کرنے والے کو اور پھر اسے معاً قبول کرنے والوں اور فوراً عملاً کاربند ہو جانے والوں کو برکت دے اور ہر حال میں ان کے ساتھ ہو اور ہماری جماعت کے دلوں میں الہام کرے کہ وہ سب کے سب اس تجویز پر عمل کریں اور یہ عیدالفطر اس عمل خیر کی وجہ سے ایک خاص یادگار ہو جائے-

عاجز عبدالکریم از قادیان 21 نومبر 1900ء''

مخدوم الملت مولانا عبدالکریم صاحب نے اس تمہید کے بعد حضرت میر حامد شاہ صاحب کے مبارک مکتوب کا مکمل متن درج فرمایا جس کا ایک ضروری اقتباس ذیل میں شامل اشاعت کیا جاتا ہے:-

''ہم اپنے مسیح موعود کے عاطفت میں آئے ہوئے تعلیم الاسلام کی درس گاہ کے اندر تعلیم پانیوالے برادران کے بچوں کو کچھ تحفہ بھیج دیں اور اپنے عزیز بچوں کی خوشی کے ساتھ ان کی خوشی بھی ملا لیں- پس میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک ایسا شخص جس کا نام سلسلہ مریدین میں ہماری انجمن کے رجسٹر میں درج ہے وہ ایک ایک روپیہ عید کے دن اپنی طرف سے درسگاہ قادیان کے بچونکی خاطر نکالے اور چونکہ ہماری جماعت عید کی نماز ایک ہی جگہ مل کر ادا کرے گی پس ہر ایک بھائی ایک ایک روپیہ لے کر (بیت الذکر) میں قدم رکھے اور اس رقم کو جمع کر کے بذریعہ منی آرڈر قادیان میں بھیجدیا جاوے اور گزارش کی جائے کہ یہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو ہماری طرف سے عید

مبارک کی خوشی میں ایک نذر دی گئی ہے اسے قبول کیا جائے۔ ماسٹر صاحب کی اس تجویز کو سب دوستوں نے بہت ہی پسند کیا اور سب نے اس عطیہ پر آمادگی ظاہر کی.........

ہماری عاجز خادمان سیالکوٹ کی جماعت بہت ہی مشکور ہوگی اگر اس تجویز کو ایک عہد اور مؤکد بقسم عہد کے ساتھ ہمارے کل برادران جہاں اور جس شہر میں ہوں، اور جن تک یہ اخبار الحکم پہنچتا ہو اس تجویز کو عملدرآمد میں لانے کی کوشش کریں گے ہماری جماعت سیالکوٹ نے تو انشاء اللہ اسی طرح کا پکا عہد باندھ لیا ہے کہ وہ اس عید الفطر کے موقع پر اس تجویز کا عملی نمونہ پیش کر دے گی۔ اور اس شہر سے 50 یا 60 کی رقم حسب تعداد مریدان فی الفور بعد عید دارالامان میں ارسال ہوگی۔ اور آئندہ بشرط زندگی اس عہد کی پابندی کا سال میں دو دفعہ موقعہ حاصل کیا جائے گا۔ اور ہم خدا کی توفیق سے اس اپنی تجویز میں کامیاب ہونے کی امید کرتے ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے باقی سب برادران سلسلہ کو بھی اس کی طرف توفیق دیوے۔"

(الحکم 24 نومبر 1900ء صفحہ 3)

17- عالمگیر نظام "الوصیت" کا قیام

مجدد الف آخر و امام وقت سیدنا حضرت مسیح موعود نے حکم ربانی سے 1891ء کے شروع میں انفاق فی سبیل اللہ کا جو پودہ لگایا تھا وہ 24 نومبر 1905ء کو مختلف ارتقائی ادوار میں سے گزرنے کے بعد نظام "الوصیت" کی صورت میں ایک عالمگیر تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔

اس اجمال کی مختصر تشریح یہ ہے کہ آپ کو خدائے عزوجل نے متواتر خبر دی کہ آپ کا زمانہ وفات قریب ہے اور ساتھ ہی پاک نہاد اور دین کی خاطر قربانیاں دینے والے مخلصین کے لئے ایک بہشتی مقبرہ کی بنیاد کا حکم ملا۔ نیز وحی خفی سے خدا نے آپ کا دل اس طرف مائل کر دیا کہ اس مقبرہ میں وہی لوگ داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔

خدائے ذوالجلال کے اس حکم کی تعمیل میں حضرت اقدس نے اس موعود مقبرہ کے لئے خود اپنی زمین بطور چندہ دے دی اور اس کی آمد و خرچ کے انتظام کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان جیسے مقدس محکمہ (Institution) کی بنیاد رکھی تا "نظام وصیت" سے وابستہ مخلصین احمدیت کی مالی قربانیوں سے جمع ہونے والے اموال سے قیامت تک دین حق کی ترقی اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور سلسلہ احمدیہ کے واعظوں کے وسیع انتظامات کئے جاسکیں نیز فرمایا:

"اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (دین) کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (دین) میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو احمدیوں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ اموال جمع کیونکر ہونگے۔ اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں"۔

(رسالہ "الوصیت" طبع اول صفحہ 17-18 روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319)

حضرت مسیح موعود کا نہایت لرزہ خیز پیغام

6 جنوری 1906ء کو حضرت اقدس امام الزمان و موعود اقوام عالم نے نظام "الوصیت" سے متعلق حسب ذیل لرزہ خیز پیغام دیا:۔

"بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوسکیں گے.........

لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دینگے اور نیز یہ بھی ثابت کر دینگے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ و غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے"

(ضمیمہ رسالہ "الوصیت" طبع دوم صفحہ 26-27 مطبوعہ 9 جولائی 1908ء)

نظام نو سے بعض اولین اور قدیم وابستگان کا ذکر خاص

مستند دفتری ریکارڈ کی رو سے نظام "الوصیت" کی تاریخی تحریک سے وابستگی کا اندرون ملک اولین شرف حضرت بابا حسن محمد صاحب اوجلوی (بیعت 1899ء وفات 20 جولائی 1950ء والد ماجد بانی احمدیہ مشن انڈونیشیا حضرت مولانا رحمت علی صاحب فاضل) کو حاصل ہوا۔ بیرونی ممالک میں (عہد مسیح موعود کے دوران) بالترتیب مندرجہ ذیل ممالک میں اس نظام کی داغ بیل پڑی۔

آسٹریلیا پہلے موصی حضرت حاجی حسن موسیٰ خاں صاحب (تاریخ بیعت 3 اکتوبر 1903ء تاریخ وصیت 13 مارچ 1906ء تاریخ وفات 18- اگست 1945 بعمر 82 سال مدفن آسٹریلیا)

افغانستان محترمہ نعمت بی بی صاحبہ بنت سید احمد صاحب زوجہ صاحب نور ولد حضرت سید احمد نور کابلی صاحب (تاریخ وصیت 5 جولائی 1906ء)

محترمہ خیال بی بی صاحبہ والدہ حضرت سید احمد نور کابلی صاحب (تاریخ وصیت 5 جولائی 1906ء)

حجاز مقدس حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جدہ (وصیت 6- اپریل 1908ء)

خلافت ثانیہ کے عہد میں بتفصیل ذیل 1925ء میں مشرقی افریقہ میں 19 فروری 1939ء میں انگلستان اور 1942ء میں شام میں اس آسمانی تحریک کی بنیاد پڑی۔

مشرقی افریقہ محترمہ نواب بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب ساکن شیخوپور ضلع گجرات مقیم ممباسہ (تاریخ وصیت 22- اکتوبر 1925ء)

انگلستان انگریز بھائی عبداللہ آرسکاٹ صاحب (بیعت 1934ء بذریعہ مرزا برکت علی صاحب آف ابادان امیر جماعت احمدیہ عراق- تاریخ وصیت 19 فروری 1939ء وفات 1958ء بمقام اربیل)

شام فلسطین السید منیر الحصنی صاحب ولد السید نور الدین الحصنی الحسینی دمشق (تاریخ بیعت 1927ء تاریخ وصیت 4 نومبر 1942ء تاریخ وفات 9 اپریل 1988ء)

خضر بن شیخ علی الغرق (ولادت 1904ء بمقام حیفا- بیعت 1929ء بدست مصلح موعود- تاریخ وصیت 25 جون 1964ء) ناصر بن عبدالقادر عودہ (اصل وطن کبابیر مہاجر دمشق) پیدائشی احمدی تاریخ وصیت 24 جون 1964ء) نظمیہ بنت الحاج نور الدین (دمشق بیعت 1933ء تاریخ وصیت 26 جون 1964ء)

عزیزہ بنت خضر محمود اہلیہ السید منیر الحصنی دمشق- تاریخ بیعت 1961ء تاریخ وصیت 26 جون 1964ء عمر بوقت وصیت 43 سال ولادت 1921 موضع بسین لاذقیہ شام۔

خدا کے فضل سے اب یہ تحریک "الوصیت" عالمی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور پوری دنیائے احمدیت میں ترقی کی منازل طے کر رہی ہے اور اس کی برق رفتاری کو دیکھ کر اپنے ہی نہیں بیگانے بھی دنگ ہیں۔ اور بلا مبالغہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ نظام الوصیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا نہ ہوسکتا ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

جماعت احمدیہ کے نامور اہل قلم محترم گیانی عباداللہ صاحب مرحوم کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ مدیر "ریاست" دہلی سردار دیوان سنگھ مفتون نے آپ کی بلند پایہ شخصیت کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ آپ "سکھ لٹریچر پر اتھارٹی ہیں"

("ناقابل فراموش" ص 622 موافہ جناب سردار دیوان سنگھ مفتون ناشر مکتب شعر و ادب سمن آباد اشاعت 1957ء)

گیانی عباداللہ صاحب مرحوم نے ایک بار یہ ایمان افروز واقعہ سنایا کہ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد غالباً 1960ء یا 1961ء میں قادیان کے نزدیک (شاید) بوہڑی صاحب میں سکھوں کا ایک بھاری اجتماع ہوا جس میں نیشنل کالج امرتسر کے ایک سکھ گریجوایٹ نے سیدنا و امامنا و مرشدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی شان مبارک میں سخت بے ادبی بلکہ گستاخی کا مظاہرہ کیا جس پر مجمع ہی میں سے ایک سنجیدہ اور تعلیم یافتہ بوڑھے سکھ گیانی کھڑے ہو گئے اور اس بدتہذیبی اور ہرزہ سرائی کا سخت نوٹس لیا اور شدید مذمت کی اور اسے حضرت بابا گورونانک اور گرنتھ صاحب کی تعلیم کے سراسر خلاف قرار دینے کے بعد پوری بلند آہنگی سے کہا کہ اگرچہ میں سکھ مذہب کا ایک ادنیٰ سیوک ہوں مگر میرے دل میں اپنے گروؤں کی نسبت مرزا صاحب کی عقیدت و احترام بہت زیادہ ہے وجہ یہ کہ ہمارے گورو نانک صاحب گورو انگد صاحب' گورو امرداس صاحب' گورو رامداس صاحب' گورو ارجن صاحب' گورو ہرگوبند صاحب' گورو ہر رائے صاحب' سری ہرکرشن صاحب' گورو تیغ بہادر جی اور گورو گوبند سنگھ صاحب غرضیکہ سب بڑے مہاپرش تھے مگر ان کی سب سے بڑی شکتی یہ تھی کہ وہ اپنی زندگی میں دور دور کے زندوں کو اپنے پاس کھینچ کے لے آتے تھے مگر مرزا صاحب کی قبر کو یہ قوت و عظمت حاصل ہے کہ اس

باقی صفحہ 6 پر

ملک عبدالمتین صاحب

جلسہ جرمنی 2001ء اور امریکہ کی سیر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ یہ اس صدی کا پہلا جلسہ سالانہ تھا اور اس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی زیادہ تھی کہ انگلینڈ کے جلسہ سالانہ کی بجائے یہاں جرمنی میں جلسہ ہوا تھا۔ سب دنیا سے تقریباً 48000 افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے اور یورپ کی مذہبی تاریخ کا سب سے بڑا جلسہ تھا۔

قبل ازیں 1991ء کے صد سالہ جلسہ منعقدہ قادیان دارالامان اور پھر پہلی عالمی بیعت کے جلسہ سالانہ 1993ء منعقدہ لندن میں بھی شمولیت کی توفیق اللہ کے فضل سے ہی ملی تھی۔

غیر معمولی حالات میں جرمنی کے ویزے کا بندوبست ہوگیا۔ امریکہ کا ویزا تو پہلے ہی لگا ہوا تھا۔ لہٰذا اگست کے تیسرے ہفتہ سفر کا ارادہ کیا۔ جلسہ کی تاریخیں 24-25 اور 26 اگست مقرر تھیں اور جلسہ من ہائم کے مقام پر ہونا تھا جو کہ فرینکفرٹ سے 80 کلومیٹر دور ہے۔ ہم 22/اگست کی صبح بذریعہ گلف ائیر فرینکفرٹ ائیرپورٹ پہنچ گئے۔ ایرپورٹ پر جماعت جرمنی کی طرف سے ایک استقبالیہ دفتر قائم تھا جو دن رات کام کر رہا تھا اور جلسہ کے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتا اور گائیڈ کرتا تھا۔ جو دوست سیدھا من ہائم جانا چاہتے تھے انہیں انتظام کے تحت گاڑیوں میں بٹھا کر جلسہ گاہ سے ملحقہ قیام گاہوں میں پہنچا دیا جاتا تھا۔ جو دوست اپنے عزیز واقارب یا دیگر جگہوں پر ٹھہرنا چاہتے تھے ان کے عزیز اور دوست ایرپورٹ پر آکر لے جاتے تھے۔ جلسہ کے ایام سے پہلے حضرت صاحب کا قیام جماعت جرمنی کی مرکزی جگہ بیت السبوح فرینکفرٹ میں تھا اور حضور وہیں پنجوقتہ نمازیں پڑھاتے تھے لیکن جلسہ کے ایام میں من ہائم تشریف لے گئے۔

پہلے دو دن ہم بھی فرینکفرٹ اپنے دوست واقف کاروں کے پاس ٹھہرے اور پھر من ہائم کی رہائش گاہ میں شفٹ ہو گئے من ہائم کا وہ علاقہ جہاں جلسہ کے لئے عارضی طور پر جگہ حاصل کی گئی تھی بہت وسیع تھا۔ احباب جماعت جرمنی نے بڑی محنت کر کے جلسہ گاہ، لنگر خانہ، رہائش گاہیں اور ان کے ساتھ رہائشی لوازمات، پارکنگ اور مختلف اسٹال لگانے کا اور سجانے کا کام خوب عمدگی سے کیا ہوا تھا۔ جلسہ کے ایام میں حضور کی مصروفیات بہت زیادہ تھیں جلسہ کی تقاریر اور خطبہ جمعہ کے علاوہ پنجوقتہ نمازیں پڑھائیں۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود سے بات چیت مجالس سوال و جواب اور انفرادی ملاقاتیں وغیرہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی وساطت سے ہم نے بھی ملاقات کی درخواست دی جو کہ قبول ہوئی اور جلسہ کے پہلے دن عصر کے بعد حضور کے عارضی دفتر میں بلوایا گیا اور ملاقات ہوئی۔ خود ہی حضرت صاحب نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلوا کر فوٹو اتارنے کیلئے کہا اور یہ فوٹو چند روز بعد جماعت جرمنی کے مرکزی دفتر سے مل گئی۔

الحمدللہ حضرت صاحب کی اقتدا میں سب نمازیں پڑھنے کا موقعہ ملا اور جلسہ کے تینوں دن نماز تہجد باجماعت بھی۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے دوست واحباب سے ملاقات ہوئی بعض دوست ایسے بھی تھے جن سے پندرہ بیس سال کے بعد ملاقات ہوئی۔

جرمنی کی سیر

تین دن جلسہ کے گزارنے کے بعد ہم اپنے کام کاج اور دیگر عزیز واقارب کو ملنے کے لئے جرمنی کے دوسرے شہروں میں چلے گئے اور وہاں کی سیر وسیاحت کا بھی موقعہ ملا۔ ملک جرمنی بہت پسند آیا۔ آب و ہوا صاف ستھری، سڑکیں کشادہ، ریل گاڑیاں بڑی آرام دہ اور سبک رفتار، ذرائع مواصلات بہت اعلیٰ، شہروں اور قصبوں میں صفائی کا معیار بہت اچھا اور ہر طرف سبزہ اور ہریالی تھی۔ جرمنی سے میں اور میری اہلیہ امریکہ چلے گئے اور بیٹا واپس پاکستان آ گیا۔

امریکہ کی سیر

ہمیں نیویارک ابھی پہنچے ایک دن ہی ہوا تھا کہ سانحہ 11 ستمبر ہو گیا۔ جس نے امریکہ کو سر سے پاؤں تک ہلا کر رکھ دیا۔ نیویارک کا پروگرام مختصر کر کے ہم اپنے چھوٹے بھائی عبدالوحید خان کے پاس چلے گئے اور کچھ روز بعد وہاں سے پٹس برگ (پنسلوینیا)۔ یہ بہت خوبصورت شہر ہے اور اپنی جماعت کی ایک چھوٹی بیت الذکر بھی ہے۔ کچھ دن قیام کے بعد بڑے بھائی صاحب نیاگرہ فال لے گئے جو کہ پٹس برگ سے تقریباً دو سو میل دور ہے اور خوبصورت جگہ ہے۔

ویسے تو سب امریکہ ہی بہت خوبصورت ہے اور قدرت نے انہیں وسائل سے وافر حصہ دیا ہے اور ان لوگوں نے اپنی ذہانت، علم ٹیکنالوجی اور محنت سے اپنے ملک کی ترقی اور خوبصورتی کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ نیاگرہ فال امریکہ اور کینیڈا کے بارڈر پر واقع ہے ایک بہتا ہوا دریا دونوں ممالک کو جدا کرتا ہے۔ یہ دریا یکدم امریکہ سائیڈ پر سو فٹ کی بلندی سے اور کینیڈا سائیڈ پر ڈیڑھ سو فٹ کی بلندی سے نیچے گرتا ہے اور آبشاریں بناتا ہے۔ یہاں بڑے بڑے ٹربائین Turbines اور جنریٹرز لگا کر لاکھوں یونٹ پن بجلی روزانہ پیدا کی جاتی ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں روزانہ سیر کرتے ہیں۔ یہاں ایک دن ٹھہرنے کے بعد واپس پٹس برگ چلے گئے اور وہاں سے پھر شکاگو گئے۔

شکاگو

یہ امریکہ کا بہت بڑا صنعتی شہر ہے اور خوبصورت مشی گن جھیل کے کنارے واقع ہے۔ نیویارک شہر کی طرح اس شہر میں بھی بڑی اور اونچی فلک بوس عمارتیں ہیں۔ اس شہر میں ہماری جماعت کے پہلے مربی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا تعین ہوا تھا آپ اس شہر کے بازاروں اور گلیوں میں دعوۃ الی اللہ کے لئے گھومتے پھرتے رہے اور بڑے ایمان افروز واقعات ان سے وابستہ ہیں۔

زائن

شکاگو سے چالیس پچاس میل دور شمال کی جانب اسی مشی گن جھیل کے کنارے ایک چھوٹا شہر زائن ہے۔ (Zion) ہے۔ یہ وہی جگہ ہے کہ آج سے تقریباً ایک سو سال پہلے ایک عظیم الشان نشان امریکہ اور باقی دنیا کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود کی قوت قدسی، توجہ اور دعوت مباہلہ کے نتیجہ میں ایک بہت بڑا دشمن حق ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی ہلاک ہوا تھا۔

ہمارے ایک بھتیجے زائن شہر بھی لے گئے وہاں اللہ کے فضل سے اپنی جماعت ہے۔ مربی ہاؤس بھی ہے اور بیت الذکر بھی ایک جمعہ کی نماز ادھر پڑھنے کا موقعہ ملا۔ آنکھوں کے سامنے یہاں کی سو سال پرانی تاریخ یاد آگئی اور دل دعا کی طرف مائل ہو گیا۔ کہ اے خدا مسیح موعود کے مشن کو کامیاب کر اور دین حق کو اس ملک میں پھیلا دے۔ اس دین کی شان وشوکت یارب مجھے دکھادے سب جھوٹے دین مٹادے میری دعا یہی ہے۔ نماز جمعہ کے بعد دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری جنرل جو کہ امریکی شہری ہیں نے ڈوئی کی جائے رہائش (شیلا ہاؤس) اور اس کی قبر کی نشان دہی کی اور راستہ بتلایا۔ آج کل اس کی رہائش گاہ شیلا ہاؤس ایک ٹرسٹ کے زیر انتظام ہے اور اسے دیکھنے کے لئے ٹکٹ لگا ہوا ہے۔ اور وہ اس عبرت کے نشان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

لاس اینجلس

شکاگو سے ہم لاس اینجلس چلے گئے۔ امریکہ کے مغربی طرف بحرالکاہل کے کنارے بہت بڑا شہر ہے۔ جس طرح یہ شہر وسیع ہے اسی طرح یہاں بیت الحمید اور مربی ہاؤس بہت وسیع اور خوبصورت ہیں۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کا افتتاح فرمایا تھا۔ نمازوں کے ہال کے علاوہ ایک علیحدہ ہال جماعتی تقریبات کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ وسیع پارکنگ لاٹ اور اس سے ملحقہ کھلا میدان بھی ہے۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی بتایا گیا کہ یہاں امریکہ کی مغربی ریجن کی جماعتوں کے اجتماعات اور جلسے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سال یہاں جلسہ اعظم مذاہب کی طرز پر ہر سال ایک جلسہ ہوتا ہے۔ اس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان سے تقریریں کروائی جاتی ہیں اور پھر دین حق کی خوبیاں ان کے سامنے بیان کی جاتی ہیں۔ چند روز یہاں قیام کے بعد ہم پورٹ لینڈ (اوریگن اسٹیٹ) چلے گئے۔

پورٹ لینڈ

یہ شہر بھی امریکہ کے مغرب کی طرف بحرالکاہل کے کنارے پر واقع ہے۔ یہاں ہماری ایک چھوٹی لیکن بڑی منظم جماعت ہے اور ایک خوبصورت بیت الذکر بھی۔ حضور بھی یہاں تشریف لا چکے ہیں۔ دو دفعہ جمعہ کی نماز یہاں پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں کے امیر صاحب نے بتایا کہ سانحہ 11 ستمبر کے بعد سے یہاں کے لوگوں میں دین حق کی تعلیم جاننے کے بارے میں زیادہ ذوق شوق پایا جاتا ہے اور وہ احباب جماعت کو اسکولوں اور دیگر اداروں میں تقریر کرنے دینی معلومات حاصل کرنے کے لئے کثرت سے مدعو کرتے ہیں اور بعض دن چار چار سو طلباء استفادہ کرتے ہیں۔ اسی شہر کے بالکل ملحق واشنگٹن اسٹیٹ کا شہر وینکور ہے۔ اس شہر میں میری ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ رہائش پذیر ہیں۔ ہمارے وہاں قیام کے دوران دوسرے بھائی بھی جو کہ امریکہ کے مختلف شہروں میں رہتے ہیں وہاں آئے ہوئے تھے۔ والدہ صاحبہ نے ماشاء اللہ زندگی کے چھیانوے سال میں قدم رکھا ہے لیکن پیرانہ سالی، کمزوری صحت، تھائرائیڈ اور دیگر عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں ان کی صحت وتندرستی اور خاتمہ بالخیر کیلئے درخواست دعا ہے۔ دو ہفتہ وہاں قیام کے بعد ہم واپس پاکستان آنے کے لئے نیویارک آ گئے۔ پورٹ لینڈ سے نیویارک نان اسٹاپ فلائٹ تقریباً پانچ گھنٹے کی تھی۔

نیویارک سے براستہ لنڈن فلائٹ تھی اور وہاں ایک دن اسٹاپ تھا۔ لیکن ہمارے پاس انگلینڈ کا ویزا نہیں تھا۔ ایرپورٹ پر امیگریشن آفیسر کو ویزے کے لئے درخواست دی انہوں نے اسی وقت ایک دن کا ٹرانزٹ ویزا دے دیا اور ہم باہر اپنے عزیزوں کے پاس لنڈن شہر چلے گئے۔ ایک دن وہاں ٹھہرنے کے بعد وقت مقررہ پر دوبارہ ائرپورٹ آ گئے اور واپسی لاہور کا سفر اختیار کیا۔ اس طرح یہ نو ہفتے ہزاروں میلوں کا سفر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ الحمدللہ۔

داعی الی اللہ کی صفات

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت ابوبکر صدیقؓ ہجرت مدینہ سے پہلے رسول اللہؐ کی اجازت سے حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جا رہے تھے۔ ان کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی جو عرب میں سید القارہ کے لقب سے ممتاز تھا۔ اس نے پوچھا کہاں جاتے ہو۔ فرمایا مجھے میری قوم نے یہاں سے نکال دیا ہے۔ اب زمین میں پھر کر خدا کی عبادت کروں گا۔

اس نے کہا تم جیسا شخص اس سرزمین سے نہیں نکالا جا سکتا اور نہ نکل سکتا ہے۔ تم غریبوں کے ہمدرد ہو۔ صلہ رحمی کرتے ہو۔ قوم کی دیت اور تاوان کا بار اٹھاتے ہو۔ مہمان نوازی کرتے ہو۔ میں تمہارا ضامن ہوں۔ چلو اور یہیں رہ کر خدا کی عبادت کرو۔

(بخاری کتاب الکفالہ باب جوار ابی بکر الصدیق)

رموز کائنات

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ہماری زمین

ہماری زمین 7926 میل قطر کا ایک کرہ ہے۔ جو سورج سے نو کروڑ انتیس لاکھ پچاس ہزار (9.29.50.000) میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سورج کے گرد چھیاسٹھ ہزار چھ صد میل (66.600) فی گھنٹہ کی رفتار سے چکر کاٹ رہا ہے۔ اس کے ستر فیصد حصہ پر پانی پھیلا ہوا ہے جب کہ تیس فیصد حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ پانی (یعنی بحرالکاہل) کی زیادہ سے زیادہ گہرائی چھتیس ہزار فٹ یعنی تقریباً سات میل ہے جب کہ پہاڑ (یعنی ماؤنٹ ایورسٹ) کی زیادہ سے زیادہ اونچائی انتیس ہزار فٹ یعنی تقریباً ساڑے پانچ میل ہے۔

زمین کی ساخت

زمین کے گولے کو موٹائی کے لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی ساخت اور درجہ حرارت مختلف ہے۔ سب سے اوپر کا زمین کا خول یا چھلکا جسے Crust کہا جاتا ہے سطح زمین سے نیچے کی طرف خشکی پر 25 میل کی گہرائی تک اور زیر سمندر 5 میل کی گہرائی تک موٹا ہے۔ ہم یہ تو جانتے ہیں کہ زمین کا اندرونی حصہ انتہائی شدید طور پر گرم ہے اتنا گرم کہ آتش فشاں پہاڑوں سے زمین کی گہرائی میں پایا جانے والا پگھلا ہوا پتھروں اور دھاتوں پر مشتمل مادہ لاوا کی صورت میں ابل کر باہر نکلتا ہے جس کے ساتھ دھواں اور آگ کے بلند و بالا شعلے پہاڑ کے دہانے سے بیسیوں فٹ اوپر بلند ہوتے ہیں۔ زمین کے چھلکے کی گہرائی 25 میل تک پہنچ کر ہی درجہ حرارت 500 درجہ سنٹی گریڈ ہو جاتا ہے جو ہمارے کسی چولہے یا تنور کے اندرونی درجہ حرارت سے زیادہ ہے۔ اس حصہ میں پائے جانے والے پتھروں کی کثافت کم ہونے کی وجہ سے ان کا وزن فی مکعب فٹ 188 پونڈ ہے۔ جوں جوں نیچے گہرائی میں جائیں درجہ حرارت بڑھتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی زمین کا بوجھ یا پریشر زیادہ ہو جانے کے باعث پتھروں کا وزن بھی بڑھتا جاتا ہے کیونکہ ان کی کثافت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ زمین کے خول کے بعد 25 میل سے نیچے زمین کا دوسرا حصہ جسے مینٹل Mantle کہا جاتا ہے شروع ہوتا ہے جو 1800 میل کی گہرائی تک جاتا ہے۔ اس مینٹل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے 250 میل کی گہرائی تک درجہ حرارت 1750 سنٹی گریڈ تک پہنچتا ہے جب کہ پتھروں کی کثافت میں معمولی سا فرق پڑتا ہے یعنی ان کا وزن فی مکعب فٹ 200 پونڈ ہوتا ہے جب کہ مینٹل کا اس سے اگلا زیادہ گہرائی کا حصہ 1800 میل پر پہنچ کر اس کا درجہ حرات 2200 سنٹی گریڈ اور پتھروں کی کثافت 620 پونڈ فی مکعب فٹ ہو جاتی ہے یعنی خول میں موجود پتھروں کے وزن سے تین گنا سے بھی زیادہ وزن۔ مینٹل Mantle کے بعد زمین کا مرکز آتا ہے جس کے دو حصے ہیں۔ مرکز کا اوپر کا حصہ (Outer Core) جو زمین کی تین ہزار میل گہرائی تک واقع ہے۔ یہاں درجہ حرارت پانچ ہزار سنٹی گریڈ ہے (سٹیل مل کے اس حصہ میں جہاں پگھلے ہوئے فولاد سے اشیاء بنتی ہیں درجہ حرارت صرف 1600 سنٹی گریڈ ہوتا ہے) اور یہاں پتھروں کی کثافت 690 پونڈ فی مکعب فٹ ہو جاتی ہے۔ 1800 میل سے تین ہزار میل کی گہرائی کے اندر واقع یہ Outer Core مکمل طور پر پگھلی ہوئی دھاتوں اور پتھروں و دیگر معدنیات پر مشتمل ہے۔ جب کہ تین ہزار میل کی گہرائی کے بعد زمین کا اصل مرکز Core واقع ہے جو 3960 میل کی گہرائی تک چلا گیا ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت بھی 5000 سنٹی گریڈ ہے لیکن فرق یہ ہے کہ یہ حصہ مکمل طور پر لوہے اور نکل کی آمیزش پر مشتمل ہے اور پگھلی ہوئی شکل میں نہیں بلکہ ٹھوس دھات کی صورت میں ہے اور یہاں دھات کی کثافت 780 پونڈ فی مکعب فٹ ہو جاتی ہے۔ آتش فشاں پہاڑوں سے نکلنے والا لاوا زمین کے اوپر صرف 60 میل کی گہرائی میں پگھلی ہوئی شکل میں ایک تالاب کی صورت میں جمع رہتا ہے اور وہاں سے وقتاً فوقتاً گیسوں کے زیادہ پریشر پیدا ہو جانے کے باعث پھٹ کر زمین سے باہر نکل جاتا ہے زمین کی اندرونی ساخت کے بارہ میں معلومات ایک آلہ جسے Seismograph کہتے ہیں۔ مہیا کرتا ہے۔ اس آلہ میں سے ایسی لہریں پیدا ہوتی ہیں جو ٹھوس اشیاء میں سے بھی گزر جاتی ہیں اور نیز ٹھوس اور مائع اشیاء میں سے گزرتے وقت لہروں میں ایک خاص قسم کی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ان لہروں کی مدد سے زمین کی اندرونی ساخت اور گہرائی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ نیز آتش فشاں پہاڑوں سے نکلنے والا لاوا۔ آسمان سے گرنے والے شہاب ثاقب۔ چاند اور دوسرے سیاروں سے زمین پر لائے گئے معدنیات کے نمونے اور زمین پر موجود میلوں گہری کھائیاں جنہیں Canyon کہا جاتا ہے زمین کی ساخت کے بارے میں معلومات مہیا کرتی ہیں۔

زمین کی فضا

زمین کے اوپر فضا کی موٹی تہہ نے زمین کو چاروں طرف سے ڈھانپ رکھا ہے۔ اس فضا کی موٹائی 300 میل سے زیادہ ہے اور اس فضا کی مختلف گیسوں نے مل کر اپنے کل وزن کے ذریعہ زمین پر بے تحاشا پریشر پیدا کر رکھا ہے۔ فضا کا کل وزن دس لاکھ X دس لاکھ 5200x ٹن ہے۔ اس طرح سطح سمندر کی اونچائی پر یہ دباؤ 14 پونڈ فی مربع انچ بنتا ہے۔ لیکن فضا کے کل وزن یا دباؤ کا تقریباً نصف صرف زمین سے تین میل کی اونچائی کے درمیان میں موجود ہے جب کہ باقی نصف دباؤ اوپر میلوں کی بلندی میں تقسیم ہے۔ اسی طرح اوپر جانے سے بڑی تیزی سے دباؤ میں کمی واقع ہوتی ہے۔ مثلاً ساڑھے تین میل کی بلندی پر دباؤ سطح سمندر کے دباؤ کی نسبت آدھا رہ جاتا ہے اور دس میل کی بلندی پر سطح سمندر کی نسبت صرف بیسواں حصہ رہ جاتا ہے۔ سطح سمندر پر 14 پونڈ فی مربع انچ دباؤ اتنا زیادہ ہے کہ اگر دو برتن آپس میں منہ کے رخ پر ملا کر ان میں سے ہوا باہر نکال کر اندر Vacuum پیدا کر دیا جائے تو فضاء کا دباؤ ان کو ایسی مضبوطی سے آپس میں جوڑے رکھے گا کہ اگر دونوں برتنوں کے دونوں طرف سات سات گھوڑے جوت دئے جائیں اور وہ مخالف سمت میں زور لگائیں تو 14 گھوڑوں کی طاقت ان برتنوں کو آپس سے جدا نہیں کر سکے گی۔ دراصل یہ کسی بھی برتن۔ مکان وغیرہ کے اندر موجود ہوا کا دباؤ ہی ہوتا ہے جو فضا کے باہر کے دباؤ کو متوازن رکھتا ہے۔ اگر اندر خلا پیدا کر دیا جائے تو باہر سے دباؤ اس چیز کو اندر کی طرف پچکا دے گا اور اگر اندر دباؤ موجود ہو اور باہر خلا پیدا کر دیا جائے تو وہ چیز غبارے کی طرح اندر سے باہر کے رخ پر پھول جائے گی۔ یہ جو شدید دباؤ والے Tornado یا سائیکلون یا سمندری طوفان آتے ہیں ان کی تباہی کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی ساخت کسی قیف Funnel کی طرح کی ہوتی ہے یعنی اوپر سے چوڑا منہ اور نیچے لمبی نالی۔ جب یہ طوفان کسی ایسی عمارت پر سے گزرتا ہے جس کی کھڑکیاں دروازے بند ہونے کی وجہ سے اندر ہوا بند ہے جیسا کہ یورپ اور امریکہ کے سرد ممالک میں اکثر مکان بند ہی رکھے جاتے ہیں۔ تو یہ طوفان یا ٹارینڈو اپنی خلا والی نالی کے ذریعہ اس عمارت کے اردگرد کی ہوا کو Suck کر کے یعنی چوس کر اوپر بلندی پر لے جاتا ہے۔ عمارت کے اردگرد خلا پیدا ہو جانے سے عمارت کی اندرونی ہوا دباؤ سے کسی غبارہ کی طرح عمارت کو باہر کی طرف دھکیل کر تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ ایسے طوفان کے دوران اکثر عمارات کا گرنا اس وجہ سے ہوتا ہے۔ فضا کا اکثر حصہ گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے اور کچھ مٹی کے ذرات اور آبی بخارات پر۔ فضا میں موجود ہوا میں 78 فیصد نائٹروجن اور 21 فیصد آکسیجن ہوتی ہے اور باقی ایک فیصد آرگان گیس۔ آبی بخارات وغیرہ۔

فضا کے حصے

زمین اپنے محور پر مغرب سے مشرق کی طرف لٹو کی طرح گھوم رہی ہے۔ زمین کا درمیانی حصہ یعنی خط استوا زیادہ موٹا ہونے کی وجہ سے یہاں گردش کی رفتار زیاہ ہے اور قطبین پر کم ہے۔ جس کی وجہ سے استوا پر زمین کی کشش قطبین کی نسبت زیادہ ہونی چاہئے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے یعنی قطبین پر کشش ثقل زیادہ ہے اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ زمین کی گردش کی وجہ سے Centrifugal طاقت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح اگر آپ کسی پنکھے کے ساتھ کوئی چیز باندھ کر لٹکا دیں اور پنکھے کو چلا دیں تو پنکھے کے گھومنے سے وہ چیز باہر کی طرف کو جائیگی تو زمین کی گردش سے پیدا شدہ یہ طاقت استوا پر زیادہ رفتار کی وجہ سے کشش ثقل کے برعکس کام کرے گی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس Centri Fugal طاقت کے زیر اثر قطبین پر سے زمین اندر کو پچکی ہوتی ہے یعنی اس کا قطر قطبین پر استوائی قطر سے کم ہے اور اس طرح زمین کا مرکز یا Core جہاں اصل کشش ثقل پیدا ہوتی ہے قطبین سے نسبتاً قریب تر ہے لہٰذا یہاں کشش ثقل زیادہ ہے۔ زمین کی کشش فضا کی بہت سی تہوں کو اپنی طرف تھامے ہوئے ہے۔ جس طرح زمین کی کشش چاند اور دیگر سیارچوں کو اپنے گرد گردش کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ یہ کشش زمین سے دس لاکھ میل کی بلندی تک اپنا اثر کرتی ہے لیکن بلندی کے تناسب سے اس کی طاقت میں کمی آتی جاتی ہے۔ چاند ڈھائی لاکھ میل کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود اس کشش کے زیر اثر زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور زمین اور اس کے قریبی سیارے زہرہ اور مریخ ایک دوسرے کی کشش کے زیر اثر اپنے گردش کے اصل راستہ سے ادھر ادھر ہوتے رہتے ہیں۔ زمین کی قریب ترین فضا کی پہلی تہہ کا نام ہے Toposphere جو قطبین پر 6 میل اور استوا پر 10 میل کی بلندی تک واقع ہے۔ اور کل فضا کا 75 فیصد حصہ اسی میں واقع ہے۔ اسی میں بادل بنتے ہیں اور تمام موسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور ہوائیں چلتی ہیں۔ اس سے اوپر تیس میل کی بلندی تک Stratosphere ہے جس میں Ozone اوزون کی تہ واقع ہے جو ہمیں سورج کی تابکاری سے بچاتی ہے اور اس سے اوپر 30 میل اور 190 میل کی بلندی کے درمیان Ionosphere ہے جہاں سورج کی طرف آنیوالی تابکاری کی لہریں گیس کے ذرات سے مل کر بجلی کی توانائی میں تبدیل ہوتی ہیں اور قطب شمالی پر ہونے والے روشنی کے خوبصورت مناظر Aurora Borealis اور قطب جنوبی پر پیدا ہونے والے مناظر Aurora Australis پیدا کرتی ہیں۔ اور سب سے اوپر فضا کی نہایت باریک تہہ EsoSphere واقع ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کی جذب و کشش سے امریکہ، یورپ اور افریقہ تک کے مردے بہشتی مقبرہ قادیان میں پہنچ رہے ہیں اور یہ سلسلہ روز افزوں ترقی پر ہے۔

معمر گیانی صاحب کے اس بیان سے پورے مجمع پر سناٹا چھا گیا اور کسی شخص کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترم محمد اجمل صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چچا محترم عبدالخالق صاحب ولد محترم محمد دین صاحب مورخہ 3 جنوری 2002ء کو محلہ کچی سرائے حلقہ حسین آگاہی ملتان میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 65 سال تھی آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اسی دن آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 4 جنوری 2002ء بیت محمود میں بعد نماز فجر آپ کا جنازہ محترم اشرف اسحق صاحب صدر محلہ کوارٹرز تحریک جدید نے پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم طارق سعید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 8 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ موصوف محترم مولوی محمد جمیل صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے جنت الفردوس سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب جڑانوالہ ضلع فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم خواجہ محمد طفیل صاحب ولد خواجہ نانک دین صاحب آف جڑانوالہ مورخہ 31 دسمبر 2001ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی میت ربوہ لائی گئی اور اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مجلس کارپرداز نے دعا کروائی۔ انہوں نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم لمبا عرصہ جڑانوالہ میں زعیم انصار اللہ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

کامیابی و درخواست دعا

محترمہ بشریٰ عمر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع عمر تنویر صاحب ماڈل کالونی کراچی تحریر کرتی ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم شاہ رخ عمر ابن عبدالسمیع عمر تنویر صاحب نے امسال F.Sc پارٹ ون میں 445/550 نمبر حاصل کر کے آرمی پبلک کالج ملیر کینٹ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا پڑپوتا اور مکرم مولوی عبدالسلام عمر مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

ولادت

مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ (دعوت الی اللہ) لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میاں شاہد احمد نون صاحب دارالعلوم ربوہ کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 13 دسمبر 2001ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام "حماد احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد قاسم نون صاحب آف ہلاپور کا پوتا اور مکرم میاں زبیر احمد صاحب نون مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ ہلاپور کا نواسہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر۔ سعادت مند۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری ظفر سلطان صاحب لکھتے ہیں خاکسار کے پھوپھی زاد بھائی اور ہمزلف برادرم مکرم چوہدری ظفر ممتاز صاحب آف شہاب رائس ملز ساکن محلہ دارالصدر غربی ربوہ مورخہ 3 اور 4 جنوری 2002ء کی درمیانی شب بارہ بجے فضل عمر ہسپتال میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے رحلت فرماگئے۔ آپ محلہ کے مخلص مخیر احباب میں سے ایک نمایاں حیثیت کے مالک تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ نے مالی قربانیوں اور تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہنے کی سعادت پائی۔ جب بھی محلہ کی انتظامیہ کو کوئی مالی مشکل میں پیش آئی تو آپ نے بلادریغ دل کھول کر اعانت فرمائی۔ آپ نے تقریباً 65 سال عمر پائی۔ آپ کی یادگار اہلیہ محترمہ کے علاوہ 2 بیٹے اور 4 بیٹیاں ہیں۔ جو کہ بھی شادی شدہ ہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

زیارت مرکز وفود واقفین نو

گزشتہ سہ ماہی (ستمبر 2001 تا نومبر 2001) کے دوران مختلف اضلاع سے 5 وفود واقفین نو زیارت مرکز کے لئے ربوہ تشریف لائے وفود کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا تھا۔ وفود نے اپنے قیام کے دوران ربوہ کے مختلف قابل دید مقامات کی سیر کی۔ بچوں کا دفتر وکالت وقف نو میں اجتماعی جائزہ لیا گیا اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح وفود کی مختلف بزرگان سلسلہ سے ملاقات کروائی گئی بعض وفود کا محترم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خاں صاحب نے طبی معائنہ کیا اور مفید مشورہ سے نوازا۔ نیز بعض وفود کی M.T.A کے لئے ریکارڈنگ بھی کی گئی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ٹونی بلیئر کا دورہ برصغیر برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر ان دنوں بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان کے دورہ پر ہیں۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دورے کا مقصد پاک بھارت کشیدگی کو ختم کروانا بھی ہے۔ 11 ستمبر کے واقعات کے بعد ٹونی بلیئر کا علاقے میں دوسرا دورہ ہے۔

افغانستان پر امریکی بمباری ملا عمر کی تلاش اور القاعدہ کے باقی ماندہ کارکنان کی بازیابی اور انہیں غیر مسلح کرنے کے لئے امریکی طیاروں نے خوست کے علاقہ میں شدید بمباری کی اور اس سے 75 سے زائد افغان ہلاک ہوئے۔

بھارت کی نیپال کو مالی امداد بھارت نے ترقیاتی اخراجات کے لئے نیپال کو 480 ملین روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے جو تعلیم، دیہی وسماجی ترقی کے لئے خرچ ہونگے۔

ملا عمر کو امریکہ کے حوالے کردیں گے کرزئی
افغان عبوری انتظامیہ کے سربراہ حامد کرزئی نے کہا کہ جب بھی طالبان لیڈر ملا عمر گرفتار ہوگئے تو انہیں امریکہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اسامہ کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ وہ زندہ ہیں اور وہ چھپے ہوئے ہیں ان کی تلاش جاری ہے۔ اگر وہ پکڑے گئے تو ان کے ساتھ مجرموں والا سلوک کیا جائیگا۔ افغان وزیر نے کہا ہے کہ ملا عمر کے دن گنے جا چکے ہیں۔

صومالیہ میں القاعدہ کے ٹھکانے پر حملہ کی تیاری
افغانستان میں القاعدہ کا نیٹ ورک ختم کرنے کے بعد امریکہ صومالیہ میں مبینہ طور پر موجود القاعدہ کے ٹھکانوں پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

ایڈوانی کی امریکہ روانگی بھارت کے وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی امریکی دورہ پر واشنگٹن میں امریکی حکام سے دہشت گردی کے حوالے سے ملاقات کریں گے۔ بھارت کے مطابق ان کے دورہ کا مقصد پاکستان کے خلاف جاری پروپیگنڈہ مہم کو مزید آگے بڑھانا ہے اور دونوں ممالک میں سیکورٹی کے شعبہ میں تعاون کو فروغ دینا ہے۔

روسی ٹینکوں کی کھیپ بھارت پہنچ گئی روس کے جدید ترین ٹینکوں کی پہلی کھیپ بھارت پہنچ گئی ہے۔

لیبیا کے خلاف امریکی پابندیوں میں توسیع
صدر بش نے امریکی کانگرس کو لکھا ہے کہ وہ لیبیا پر 15 سال سے عائد اقتصادی پابندیوں کا عرصہ بڑھا کر 7 جنوری 2003ء تک کر رہے ہیں۔ لاکر بی طیارہ کی تباہی کے ملزم کے حوالے کرنے کے باوجود ابھی تک مسائل حل نہیں ہوئے۔

بنگلہ دیش نے امن فوج بھیجنے کی پیشکش کردی
جنگ سے تباہ حال افغانستان میں قیام امن کے لئے کثیر الملکی فوج میں بنگلہ دیش نے بھی اپنی فوج بھیجنے کی پیشکش کی ہے۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر کے ساتھ ملاقات میں بنگلہ دیش کی وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء نے کہا کہ بنگلہ دیش افغان عوام کی بحالی اور وہاں قیام میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔

حامد کرزئی امریکہ و بھارت کا دورہ کریں گے
افغان عبوری انتظامیہ کے سربراہ جلد ہی امریکہ اور بھارت کا دورہ کریں گے۔

فاروق عبداللہ کو برطرف کر کے صدر راج نافذ کیا جائے بھارتی انتہا پسند ہندو تنظیم شیوسینا نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد از جلد فاروق عبداللہ حکومت کو برطرف کر کے کشمیر میں صدر راج نافذ کرے کیونکہ فاروق عبداللہ کی حکومت امن وامان قائم رکھنے میں ناکام رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 1

مال آمد مقرر ہوئے۔ اور یکم مئی 1969ء کو بطور ناظر مال خرچ تقرر ہوا۔ 2 مئی 1971ء سے ناظر صنعت وتجارت ومحاسب مقرر ہوئے۔ اور یکم نومبر 1974ء کو خرابی صحت کی بنا پر ریٹائر ہوئے۔ خلافت احمدیہ کے فدائی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے بعض بچوں کو انگریزی پڑھانے کی توفیق پائی۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

1۔ محترمہ صفیہ خالد گورایہ صاحبہ جو مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی کی اہلیہ ہیں اور 1980ء سے جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پاکستان کے طور پر خدمت دین بجالانے کی توفیق پا رہی ہیں۔
2۔ محترمہ طیبہ بشریٰ صاحبہ لیکچرار۔ سرگودھا
3۔ صبیحہ انور چٹھہ صاحب مقیم جرمنی

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 5 جنوری 2002- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 4 اور زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ
☆ سوموار 7- جنوری غروب آفتاب 5-22:
☆ منگل 8- جنوری طلوع فجر 5-41:
☆ منگل 8- جنوری طلوع آفتاب 7-07

لشکر طیبہ اور جیش محمد کیلئے ملک میں کوئی جگہ نہیں

وزیر داخلہ معین حیدر نے کہا ہے کہ لشکر طیبہ اور جیش محمد کے لئے ملک میں کوئی جگہ نہیں ہے یہ تنظیمیں غیر قانونی ہیں- پاکستانی قانون بھی ایسی تنظیموں کے قیام کی اجازت نہیں دیتا- پاکستان میں ہر قسم کی انتہا پسندی کے خلاف مہم جاری رہے گی- حکومت فرقہ واریت پھیلانے والے بعض عناصر کو بے نقاب کرنے میں کامیاب ہو چکی ہے- حکومت نے تمام جہادی گروپوں کے بورڈز اتروا دیئے ہیں اور مساجد کے باہر چندہ جمع کرنے پر بھی پابندی ہے- اور جہادی سٹائل وردیاں بھی اتروا دی ہیں- انہوں نے کہا یہ کام جو ہم کر رہے ہیں ماضی کی حکومتیں بعض سیاسی مجبوریوں کی وجہ سے نہ کر سکیں- وزیر داخلہ نے یہ باتیں غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے نمائندگان سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں-

مذہبی اور جہادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے

پنجاب کے مختلف اضلاع لاہور، فیصل آباد، جھنگ، وہاڑی، ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت وسطی پنجاب میں پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے جہادی اور مذہبی تنظیموں کے درجنوں کارکنان گرفتار کر لئے ہیں- پولیس نے ایسے افراد گرفتار کئے ہیں جن کے خلاف ماضی میں کسی بھی طرح کا مقدمہ درج تھا حساس اداروں کی طرف سے مطلوبہ افراد کی فہرستیں پولیس کو فراہم کی گئی ہیں-

جسٹس بشیر جہانگیری چیف جسٹس آف پاکستان مقرر

صدر جنرل پرویز مشرف نے جسٹس ارشاد حسن خان کے عہدے کی مدت پوری ہونے کے بعد سپریم کورٹ کے سینئر جج جناب جسٹس محمد بشیر جہانگیری کو چیف جسٹس آف پاکستان مقرر کیا ہے- وہ 7 جنوری سے اپنے عہدے کا چارج سنبھالیں گے-

گڑبڑ کرنے والی تنظیمیں دہشت گرد ہیں

پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر قاسم ضیاء نے کہا ہے کہ لشکر طیبہ اور جیش محمد سمیت ہر وہ تنظیم جو پاکستان میں رہ کر بیرون ملک میں گڑبڑ کرتی ہیں وہ دہشت گرد ہیں- ان کے سربراہان گرفتار کر کے پاکستان نے انتہا پسندی کے خلاف موقف واضح کر دیا ہے- اگر پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتی تو وہ بھی ایسا ہی کرتی-

کرپشن کے خلاف آپریشن میں 17 ہزار سے زائد ملازمین کو سزائیں

موجودہ حکومت نے کرپشن کے خلاف آپریشن میں ریکارڈ کامیابی حاصل کی ہے اور گزشتہ سال کے خاتمے تک 17 ہزار ملازمین کو سزائیں دی گئی ہیں- جن میں سے چار ہزار سے زائد کو فوری طور پر برطرف، پندرہ سو سے زائد کو جبری ریٹائر، تین ہزار کی تنزلیاں، دو ہزار کو الزامات سے بری اور سات ہزار کو معمولی سزائیں دی گئی ہیں یہ آپریشن گریڈ ایک سے 22 تک کے سرکاری ملازمین کے خلاف کیا گیا ہے

جہاد پر بھجوانے والوں کے خلاف مقدمات دائر کئے جائیں اسفند یار ولی

عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفند یار ولی نے چارسدہ میں گفتگو کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ جن لوگوں نے بے گناہ اور معصوم لوگوں کو جہاد کے نام پر بھیج کر ناحق مروا دیا ہے ان لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں-

قاضی حسین کی نظر بندی میں توسیع

حکومت نے امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد کی نظر بندی میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے قاضی حسین کو گزشتہ سال 4 نومبر کو نظر بند کیا گیا تھا-

حکومت نے بعض چینلز کی اجازت دے دی

حکومت نے کیبلز آپریٹرز کو سپورٹس اور نیوز کے بعض چینلز کی اجازت دے دی ہے ان پر پابندی بھارت سے کشیدگی کی وجہ سے عائد کی گئی تھی جن چینلز سے پابندی اٹھائی گئی ہے ان میں ESPN، سٹار سپورٹس، فوکس نیوز، سکائی نیوز اور نیشنل جیوگرافک چینل ہے- پی ٹی اے نے کہا ہے کہ سٹار گولڈ، سونی، بی 4 یو اور زی نیٹ ورک پر پابندی بدستور برقرار رہے گی-

پاکستانی سفارتکار کی نیپال میں پٹائی

سارک سربراہ کانفرنس سے قبل نیپال کی پولیس نے ایک پاکستانی سفارت خانے کے ملازم کو جعلی کرنسی کے الزام میں گرفتار کیا اور اس کی رہائی کی کوششوں میں ایک سفارت کار کو پولیس کے ہاتھوں زدوکوب کیا گیا- نیپال نے کہا ہے کہ یہ واقعہ شناخت میں غلطی کی وجہ سے ہوا جس کی ہم معذرت چاہتے ہیں- پاکستان نے کہا کہ یہ کارروائی ''را'' کے ایجنٹوں نے کروائی ہے-

ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپیں

ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے- بھارت کے 9 فوجی ہلاک ہو گئے ہیں- لاہور میں شہری دفاع کی مشقیں شروع ہو گئی ہیں-

دھند کی وجہ سے ٹریفک حادثات 10 ہلاک 70 زخمی

شدید دھند کی وجہ سے پنجاب میں مختلف مقامات پر ٹریفک حادثات ہوئے ہیں جن میں دس ہلاک اور 70 زخمی ہوئے- حاصل پور کے قریب ویگن بس سے ٹکرا گئی جس سے 6 افراد ہلاک ہوئے- لالہ موسیٰ، کھڑیانوالہ، سیالکوٹ میں حادثات ہوئے-

پی ٹی سی ایل ساڑھے چار لاکھ نئے کنکشن دے گی

پی ٹی سی ایل ملک میں جلد گلوبل سیٹلائٹ ٹیلی فون سروس کا باقاعدہ آغاز کر دے گی- سال رواں میں تمام فونز کو ڈیجیٹل کر دیا جائے گا- فون لگانے کی فیس میں پچاس فیصد کمی کر دی گئی ہے- رواں سال کے دوران ساڑھے چار لاکھ نئے ٹیلی فون کنکشن دیئے جائیں گے-

کراچی میں گرفتاریاں

مذہبی اور جہادی تنظیموں کے خلاف حکومت کی طرف سے شروع کئے گئے کریک ڈاؤن میں کراچی میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں ہوئی ہیں- کراچی میں مدرسوں کے دو خطیبوں سمیت 245 افراد پکڑے گئے- اندرون سندھ 300 افراد گرفتار کئے گئے ہیں- لشکر طیبہ اور جیش محمد کے دفاتر سربمہر کئے گئے- گرفتار ہونے والوں کا تعلق لشکر طیبہ، جیش محمد، سنی تحریک، تحریک جعفریہ اور سپاہ صحابہ سے ہے-

قرضوں پر انحصار کم کرنے کے لئے قومی اثاثے بیچنے کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے اہم قومی اثاثوں کی فروخت کر کے روپے کے حصول کا ذریعہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ قرضوں پر انحصار کم کیا جا سکے- اس سلسلہ میں نجکاری پروگرام پر نظر ثانی کر لی ہے-

سنڈے ٹائم اسلام آباد کا چیف ایڈیٹر گرفتار

F-8 مرکز میں قائم سنڈے ٹائم کے دفتر میں پولیس نے چھاپہ مار کر ہفت روزہ کے چیف ایڈیٹر کو گرفتار کر لیا ہے اور قابل اعتراض مواد شائع کرنے پر اس کے خلاف 295-A اور بعض دیگر دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے-

منظور وٹو کی درخواست پر فیصلہ محفوظ

احتساب عدالت میں جاری سابق وزیر اعلیٰ منظور وٹو کے خلاف کیس میں منظور وٹو کی بارگیننگ کی درخواست پر فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے- ادھر سابق ایم پی اے چوہدری حاکم علی کو اشتہاری قرار دے دیا گیا ہے-

کشمیر پر پاکستانی موقف مضبوط ہے ٹونی بلیئر

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے بھارت آتے ہوئے طیارے میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر پر پاکستان کا موقف مضبوط اور جائز ہے- میرے دورے کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی ختم کروانا ہے-

سال 2001ء میں پنجاب میں وارداتیں

پنجاب بھر میں سال گزشتہ کے دوران دہشت گردی کی وارداتوں میں 66 افراد ہلاک ہوئے- لاہور میں 500 افراد قتل اور 6 بم دھماکے ہوئے- لاہور میں ڈکیتی و چوری کی 700 سے زائد وارداتیں ہوئیں- 100 بچوں کے قاتل جاوید اقبال کی پراسرار ہلاکت ہوئی-

مذاکرات کا دروازہ بند نہیں ہوا بھارت

بھارت کے وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ مذاکرات کا دروازہ بند نہیں ہوا لیکن کٹھمنڈو میں مذاکرات کا ماحول مناسب نہیں ہے- پاکستان سے جنگ ہوئی تو اسے منطقی انجام تک پہنچائیں گے- انہوں نے کہا کہ پاکستان اگر سرحد پار دہشت گردی بند نہیں کرتا تو پھر اسے سبق سکھا دینا چاہئے-

اسامہ اور القاعدہ کے راہنماؤں کی تلاش کا کام تیز

اسامہ بن لادن اور القاعدہ کے راہنماؤں کی افغانستان کے مشرقی پہاڑی علاقے میں تلاش کا کام تیز کر دیا گیا ہے-

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ- فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ کے لئے کھانا ہضم کرتا ہے- ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
(رجسٹرڈ)
تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 Fax:213966

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/8 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

مڈوے موٹرز
ہماری ورکشاپ میں ہر قسم کی گاڑیوں کی مرمت (ریپئرنگ) اوور ہالنگ- ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ وڈنٹنگ- پینٹنگ آٹو الیکٹرک اور اے سی کا کام نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے- نیز سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں-
گولڑہ روڈ بالمقابل سی ایم ٹی مین گیٹ اسلام آباد
فون 5476460